إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء • عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

الله اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر - غلام نبی

فی پرچہ ۱؎

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰؎ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۸۰ | مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۸ شعبان ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰے بخیر و عافیت ہیں۔

مولانا محمد علی صاحب کی لنڈن سے وفات کی خبر پہونچنے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے نظارت خارجیہ قادیان نے حسب ذیل بحری تار مولانا شوکت علی صاحب کے نام ارسال کیا:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح کو مولانا محمد علی کی وفات کی خبر معلوم کر کے جو کہ ایک قومی نقصان ہے۔ سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مہربانی فرما کر تمام خاندان سے حضور کی دلی ہمدردی کا اظہار کر دیں"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تثلیث کا عقیدہ خود تراشیدہ عقیدہ ہے

"ہم عیسائیوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر واقعی تثلیث کی تعلیم حق تھی اور نجات کا یہی اصل ذریعہ تھا۔ تو پھر کیا اندھیر مچا ہوا ہے۔ کہ توریت میں اس تعلیم کا کوئی نشان ہمیں نہیں ملتا۔ یہودیوں کے اظہار لے کر دیکھ لو اس کے سوا ایک اور امر قابلِ غور ہے۔ کہ یہودیوں کے مختلف فرقے ہیں اور بہت سی باتوں میں ان میں باہم اختلاف ہے۔ لیکن توحید کے اقرار میں ذرا بھی اختلاف نہیں۔ اگر تثلیث واقعی مدارِ نجات تھی۔ تو کیا سارے کے سارے فرقے ہی اس کو فراموش کر دیتے۔ اور ایک آدھ فرقہ بھی اس پر قائم نہ رہتا۔ کیا یہ تعجب خیز امر نہ ہوگا۔ کہ ایک عظیم الشان قوم جس میں ہزاروں ہزار فاضل ہر زمانہ میں موجود رہے۔ اور برابر مسیح علیہ السلام کے وقت تک جنہیں نبی آتے رہے۔ ان کو ایک ایسی تعلیم سے بالکل بے خبری ہو جائے۔ جو موسیٰ علیہ السلام کی معرفت انہیں ملی ہو۔ اور مدارِ نجات بھی وہی ہو۔ یہ بالکل خلافِ قیاس اور بیہودہ بات ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ تثلیث کا عقیدہ خود تراشیدہ عقیدہ ہے۔ نبیوں کے صحیفوں میں اس کا کوئی پتہ نہیں ہے اور ہونا بھی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ یہ حق کے خلاف ہے۔ پس یہودیوں میں توحید پر اتفاق ہونا اور تثلیث پر کسی ایک کا بھی قائم نہ ہونا صریح دلیل اس امر کی ہے۔ کہ یہ باطل ہے۔ حالانکہ خود عیسائیوں کے مختلف فرقوں میں بھی تثلیث کے متعلق ہمیشہ سے اختلاف چلا آتا ہے۔ اور یونی ٹیرین فرقہ اب تک موجود ہے" (الحکم ۲۴۔ جنوری ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

نئے احمدی

احباب یہ سُن کر خوش ہونگے۔ کہ ۱۷ ستمبر سے ۱۵ اکتوبر ۳۰ء تک ۳۵ نئے اصحاب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ اُن کے نام معہ فارم بیعت سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیج رہا ہُوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل ورحمت سے نومبایعین اور پُرانے احمدیوں کو حقیقی رنگ میں اسلام سے منور کر دے۔ اگر اسلام نے افریقہ کو فتح کرنا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ ممبر سچے طور سے احمدیت کے رنگ میں رنگین ہوں:۔

نئے داخل ہونے والوں میں سے تین اصحاب تعلیم یافتہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں خدمتِ دین کی توفیق دے۔

گورنر صاحب احمدیہ سکول میں

یہ خبر مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ جب قائم مقام گورنر صاحب ۹۔ اکتوبر ۳۰ء کو سالٹ پانڈ میں تشریف لائے۔ تو میں نے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب کی معرفت احمدیہ سکول کا معائنہ کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ آپ پراونشل کمشنر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر اور پرائیویٹ سکرٹری کی معیت میں دو بجے دوپہر سکول میں تشریف لائے۔ طلبا دو رویہ قطار میں خوش آمدید کہنے کیلئے کھڑے تھے۔ گورنر صاحب بہادر کا طلبا اور اساتذہ کے ساتھ فوٹو لیا گیا۔ آنجناب ہر ایک کلاس میں تشریف لے گئے۔ اور بچوں سے دیر تک سوالات پوچھتے رہے۔ احمدیہ جماعت کے عقائد اور اسلام کی صحیح تعلیم۔ اور عیسائی مورخین کے تعصب کا بھی ذکر ہوا۔ خاکسار نے تحفۃ شہزادہ ویلز پیش کیا۔ معائنہ کے بعد آپ نے سکول کی لاگ بک میں مندرجہ ذیل نوٹ لکھا:۔

"I inspected the Ahmadiyya School to-day. The School missionary & the Headmaster are clearly making a courageous effort to achieve progress under difficulties that do not confront other schools. The children were interested in their work and very cheerful in demeanour"

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ آج میں نے احمدیہ سکول کا معائنہ کیا۔ مبلغ صاحب جو سکول کے انچارج ہیں۔ اور ہیڈ ماسٹر۔ صاف طور پر سکول کی ترقی میں بڑی ہمت سے کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہیں سکول کے کامیاب بنانے میں ایسی مشکلات درپیش ہیں۔ جو دوسرے سکولوں کو پیش نہیں آتیں۔ طلبا اپنے کام میں شوق ظاہر کرتے ہیں اور نہایت بشاش ہیں"

ڈسٹرکٹ کمشنر مسٹر شیرف (Sherriff) خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۲۸ء میں اصل گورنر صاحب خود بھی مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم کے ذریعہ سکول کا معائنہ کر چکے ہیں:۔

درسِ قرآن

عشاء کے بعد روزانہ باقاعدہ درس دیتا ہُوں۔ پہلے پارہ کا نصف ختم ہو چکا ہے:۔

درخواست دعا

احباب کی خدمت میں نہایت درد سے مالی مشکلات کے حل کے لئے دُعا کی التجا کرتا ہوں۔ کام کے بڑھنے کے ساتھ مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ تمام احباب خاص طور پر متوجہ ہوں۔ اور ہمیں دعاؤں میں فراموش نہ کریں:۔

خاکسار نذیر احمد۔ مبلغ اسلام۔ سالٹ پانڈ۔

امریکہ میں سیرت رسول کریمؐ پر تقریریں

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح مبارک پر جو تقریریں ہوئیں۔ ان میں امید سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہُوئی۔ میں نے انڈیانا پُولس میں ایک سینٹ لوئس میں دو۔ ڈیٹرائیٹ میں۔ ایک اور شکاگو میں دو لیکچروں کا انتظام کیا تھا۔ اور اخویم مکرم یوسف خان صاحب کو لکھا تھا۔ کہ پٹس برگ (Pittsburgh Pa.) اور واشنگٹن میں وُہ لیکچر دیں۔ اور سنسناٹی میں اُن کے بھائی لیکچر دیں۔ الحمد للہ ہر جگہ کامیابی سے لیکچر ہوئے۔ شکاگو میں میں نے ڈاکٹر مارٹن سپرنگ لنگ کو مدعو کیا۔ اخبار ڈیلی نیوز اور ڈیلی ٹریبیون جو بہت زبردست اخبارات ہیں۔ میں میری تصویر کے ساتھ لیکچروں کا اعلان ہُوا۔ سامعین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ہال بھر گیا تھا۔ بعض کو باہر کھڑا رہنا پڑا عرب کے مسلمان بکثرت آئے ہوئے تھے۔ اور بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ میری تقریر کے بعد مجھ سے دوبارہ خواہش ظاہر کی۔ کہ میں ایک رکوع قرآن سناؤں:۔

ان دنوں کام کی بہت کثرت ہے۔ ہمارے نومسلم بھائی محمد احمد (ولیم جیمس) ہر روز دفتر میں آکر کام میں مدد دیتے ہیں۔ بہت کثرت سے پارٹیوں میں دعوتیں ہوتی ہیں۔ اور ان جگہوں میں بہت دیر تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ اخبارات میں ذکر آنے کی وجہ سے کام روز بروز بڑھ رہا ہے۔ الحمد للہ۔

خاکسار مطیع الرحمٰن۔ بنگالی

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا گورنر پنجاب کو مبارکباد کا تار اور اس کا جواب

انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۳۰ء بصدارت مرزا احمد بیگ صاحب مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے ہیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ سیالکوٹ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب پر بُزدلانہ حملہ کو جو ۲۳۔ دسمبر ۱۹۳۰ء کو ہُوا۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس کمینہ فعل کو مادرِ ہند کی بہبودی کے خلاف سمجھتی ہے۔

(۲) گورنر بہادر پنجاب کو ان کی سلامتی پر مبارکباد بذریعہ تار دی جائے:۔

(۳) مندرجہ بالا ریزولیوشنز کی نقول اخبارات کو بھیجی جائیں۔

ریزولیوشن نمبر ۲ کی تعمیل میں گورنر صاحب بہادر کو تار دیا گیا تھا۔ جس کے جواب میں پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی حسب ذیل چٹھی مورخہ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۳۰ء موصول ہوئی ہے:۔

"مجھ سے خواہش کی گئی ہے۔ کہ میں آپ کی طرف سے اظہار ہمدردی اور دریافت حال کے لئے مرسلہ تار کا ہز ایکسی لنسی کی طرف سے شکریہ ادا کر دوں۔ اور آپ کو اطلاع دوں۔ کہ ہز ایکسی لنسی بتدریج اطمینان بخش طور پر صحت یاب ہو رہے ہیں:۔

پرائیویٹ سکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

۹۰

نمبر ۸۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

ہندوؤں کے دعویٰ مکمّل آزادی کی حقیقت

ہندوؤں سے جب مسلمان اپنے حقوق کے تصفیہ کے لئے کہتے ہیں۔ تو وہ ملک کے فدائی اور آزادی کے شیدائی بن کر یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ پہلے ہندوستان کو آزاد کرالو۔ پھر اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا۔ جب تک حکومت انگریزوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس وقت تک اپنے حقوق طلب کرنا آزادی کے رستہ میں روڑے اٹکانا ہے۔ لیکن دراصل یہ مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنے کی چال ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ خود ہندو ہندوستان کی آزادی پر اپنی قوم کو زندہ رکھنا۔ اور اپنے مطالبات پورے کرانا مقدم سمجھتے ہیں۔ اور کوئی ایسی بات سن بھی نہیں سکتے۔ جسے اپنی ترقی کے منافی خیال کرتے ہوں چنانچہ بھائی پرمانند نے سندھ ہندو کانفرنس کی صدارت کے فرائض ادا کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا:۔

"آزادی بڑی اچھی چیز ہے۔ مگر یہ منتہائے مقصد کا ذریعہ ہے اصل مدعا تو یہ ہے کہ قوم زندہ رہے۔ اور ترقی کرے۔ تدبر اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ جب ہم آزادی کے لئے جد وجہد کریں۔ تو اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ ہم ایسے راستہ پر نہ چلیں۔ جو ہماری ہستی کے لئے خطرہ کا باعث ثابت ہو۔" (پرتاپ ۲۹۔ دسمبر ۱۹۳۰ء)

گویا بھائی جی ان ہندوؤں کو جنہیں ہندوستان میں بہت بڑی اکثریت حاصل ہے۔ جو مال و دولت میں دوسروں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں بہت زیادہ طاقت اور قوت میسر ہے۔ یہ بتا رہے ہیں۔ کہ آزادی خواہ کتنی اچھی چیز ہو۔ لیکن اس سے مقصود اپنی قومی اور فرقہ وارانہ زندگی اور ترقی ہے۔ اگر اس میں کوئی چیز روک ہو۔ تو خواہ آزادی حاصل کرنے کے لئے وہ کتنی ضروری کیوں نہ ہو۔ تدبر اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ اس کی کوئی پرواہ نہ کی جائے۔ اور ہندو کسی ایسے راستہ پر نہ چلیں جو ان کی قوم کے لئے خطرہ کا باعث ثابت ہو۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ بات ہندوؤں کے لئے ضروری ہے۔ اور وہ ہندوستان کی آزادی کی اپنی قومی ترقی کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ تو پھر مسلمانوں کو جو اقلیت میں ہیں۔ جن کے بہت سے حقوق ہندوؤں نے غصب کر رکھے ہیں۔ اور جن کے ساتھ نہایت شرمناک سلوک کرتے چلے آ رہے ہیں۔ انہیں کس منہ سے کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی آزادی پر اپنے حقوق قربان کردو۔ اور ان کا اس وقت تک نام نہ لو۔ جب تک ہندو ہندوستان کے سیاہ و سفید کے مالک نہ بن جائیں۔ یا بالفاظ دیگر یہ کہ ہندوؤں کے ہاتھ میں ہندوستان کی حکومت دے کر اپنی ترقی سے ہاتھ دھو لو۔ اور اپنی قوم کو مردہ بنا لو۔ اگر آزادی حاصل کرتے ہوئے ہندوؤں کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ایسے رستہ پر چلیں۔ جو ان کی ہستی کے لئے خطرہ کا باعث نہ ہو۔ اور ان کی قومی زندگی اور ترقی میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ پیدا کرے۔ تو مسلمانوں کے لئے جو قلت میں ہیں اور جو ترقی کی ہر دوڑ میں ہندوؤں سے پیچھے ہیں۔ ہزار گنا زیادہ ضروری ہے کہ وہ بھی کوئی ایسی راہ اختیار نہ کریں۔ جو انہیں تباہی کے گڑھے میں پہونچا دے۔ اور وہ آزادی کے جھگڑے میں آ کر اپنے حقوق کے تصفیہ سے قطعاً غفلت نہ اختیار کریں۔

بھائی پرمانند نے ایسی آزادی پر جس میں ہندوؤں کو مکمل طور پر سارے کے سارے اختیارات نہ حاصل ہوں۔ اور تمام اقلیتیں ان کی غلامی نہ اختیار کرلیں۔ غیر ملکی حکومت کے ماتحت رہنے کو ترجیح دیتے ہوئے بیان کیا ہے۔

"بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ہم کسی قسم کی ترقی کی کوئی بات نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم ایک غیر ملکی حکومت کے ماتحت ہیں۔ یہ تھیوری تصویر کا صرف ایک ہی رُخ پیش کرتی ہے۔ ہم برطانیہ کے ماتحت ڈیڑھ سو سال سے آئے ہوئے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج ہمارے اندر اتنی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ جو اس سے پہلے کبھی بھی نہیں ہوئی۔ یہ بیداری ترقی کی علامت ہے۔ جو ایک غیر ملکی حکومت کے ماتحت حاصل کی گئی ہے۔ ان حالتوں میں غیر ملکی حکومت در پردہ ایک نعمت ثابت ہوئی ہے۔" (پرتاپ ۲۹ دسمبر)

وہ ہندو جن کی آنکھوں میں مسلمانوں کا وجود خار کی طرح کھٹکتا ہے۔ مسلمانوں پر بڑے شد و مد سے یہ الزام لگایا کرتے ہیں کہ مسلمان گورنمنٹ کے مددگار اور معاون بن کر ہندوستان کی آزادی میں روک بن رہے ہیں۔ وہ ایک غیر ملکی حکومت کو اہل ہند کے لئے مفید اور فائدہ بخش قرار دے کر اس کی امداد کرتے۔ اور اسے قوت پہونچاتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر لوگوں کو گورنمنٹ کے خیر خواہ بناتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ ایک نعمت ہے جس کی انہیں قدر کرنی چاہیئے۔ مگر یہ مسلمانوں کی اپنے ملک اور وطن سے غداری ہے۔

مسلمان ایک طرف اگر اپنی قلت کو دیکھ کر اور دوسری طرف اپنے ساتھ ہندوؤں کے سلوک کو پیش نظر رکھ کر یہ خیال کریں۔ کہ ایک غیر ملکی حکومت انہیں برادران وطن کے جور و ستم سے بچانے اور ترقی کا موقعہ دینے کے لئے ضروری ہے۔ تو وہ حق بجانب ہیں لیکن جب ہندو یہ اعلان کریں۔ کہ برطانیہ کے ماتحت رہ کر صرف ڈیڑھ سو سال میں ان کے اندر اتنی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ جو اس سے پہلے کبھی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ اور یہ بیداری ترقی کی علامت ہے۔ نیز یہ کہیں۔ کہ غیر ملکی حکومت ایک نعمت ثابت ہوئی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے وہ جو دعوے پیش کرتے ہیں۔ ان کی یہ غرض نہیں ہے کہ وہ غیر ملکی حکومت کے جوئے سے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ محض یہ ہے۔ کہ وہ دیگر اقلیتوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کچلنے کے لئے مزید قوت اور طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہے وہ آزادی جو ہندو حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ غیر ملکی حکومت کو اپنے لئے نعمت قرار دینا۔ اور اس کے زیر سایہ اتنی بیداری جو اس سے پہلے کبھی بھی ہندوؤں میں پیدا نہیں ہوئی۔ حاصل ہونے کا اعلان کرنا سوائے اس کے کیا مطلب رکھتا ہے۔ کہ ہندوؤں کا ایک خاص طبقہ حکومت برطانیہ سے اپنے تعلقات استوار رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ ان حالات میں ہندوؤں کے مکمل آزادی کے دعوے کی حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ اور صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ اس قسم کا مطالبہ محض اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ حکومت اس سے دب کر ہندوؤں کو اپنے زیر سایہ ہندو راج قائم کرنے کا موقعہ دیدے۔

کتنے تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان اگر ہندوؤں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہنے کے لئے غیر ملکی حکومت کا سہارا ضروری سمجھیں۔ اور موجودہ حالات میں حکومت برطانیہ کی موجودگی ضروری خیال کریں تو انہیں وطن کے غدار اور ملک کی ترقی میں روڑا اٹکانے والے قرار دے کر نہایت غیر شریفانہ طعن و تشنیع کا ہدف بنایا جائے۔ اور تمام چھوٹے بڑے ہندو ان کے پیچھے پڑ جائیں۔ لیکن جب ہندوؤں کا ایک بہت بڑا لیڈر ہندوؤں کے ایک جلسہ عام میں غیر ملکی حکومت کو اپنے لئے نعمت۔ اور اپنی ترقی کا ذریعہ بتائے۔ تو بڑے اہتمام سے اس کے ان خیالات کو تمام ہندوستان کے ہندوؤں تک پہونچایا جائے۔ اور کوئی ایک آواز بھی اس کے خلاف نہ اٹھے۔ اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ساری ہندو قوم دراصل یہی خیال رکھتی ہے۔ اور جو کچھ حکومت کے خلاف وہ کر رہی ہے۔ وہ محض اس لئے ہے۔ کہ حکومت اقلیتوں کو ہندوؤں کے حوالے کر دے۔ تاکہ وہ زیر سایہ برطانیہ ہندو راج قائم کر سکیں۔ اگر حکومت آج یہ بات منظور کرلے۔ تو کوئی ہندو کبھی آزادی کا نام تک نہ لے۔ اور سارے کے سارے بھائی پرمانند کے ہمنوا ہو کر حکومت برطانیہ کو اہل ہند کے لئے نعمت غیر مترقبہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کا اسراف و فضول خرچی

مسلمانانِ ہند کی فضول خرچی اور اسراف کے متعلق اگر معاصر "شہاب" (۲۵۔ دسمبر) کے فراہم کردہ شمار و اعداد درست ہیں۔ تو ان سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان اپنے ہاتھوں کس طرح تباہ و بربادی کے سامان مہیا کر رہے ہیں ؏

اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ مسلمان ہر سال اٹھائیس کروڑ کی خطیر رقم فضول رسموں میں خرچ کر دیتے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

مصارفِ ولادت	۸۔ کروڑ روپیہ
" ختنہ	۲۔ " "
" شادی	۶۔ " "
" اموات	۱۰۔ " "
مختلف رسومات	۲۔ " "

جو قوم اس قدر بڑی رقم ہر سال فضول رسوم میں خرچ کر دیتی ہو۔ اور اس کے مقابلہ میں آمدنی کے ذرائع نہایت محدود رکھتی ہو۔ بھلا اس کے ترقی کرنے کی بھی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ تمام دردمند مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ مسلمانوں کو تباہ کن رسوم سے بچائیں۔ اور اُن کی وجہ سے تباہی کے جس گڑھے کے کنارے وہ پہونچ چکے ہیں۔ اس میں گرنے سے محفوظ رکھیں۔ کیونکہ جب تک مسلمان مالی لحاظ سے اپنی حالت درست نہ کریں گے۔ اس وقت تک ان کا ترقی کرنا تو الگ رہا۔ زندہ رہنا بھی ممکن نہیں ؏

مسلم کمہار اور ہندو کمہاریاں

ہندوؤں میں ایک عرصہ سے یہ تحریک پیدا ہو رہی ہے۔ کہ "مسلم کمہار اور ہندو کنواری کا آپس میں دواہ ہو۔" آریہ گزٹ ۲۷ دسمبر اس میں اگر کوئی روکاوٹ تھی۔ تو یہ کہ ہندو دھرم کے رُو سے ایسی شادی جائز ہے۔ یا نہیں۔ اس کا فیصلہ اب اس طرح ہو گیا ہے۔ کہ بالفاظ "آریہ گزٹ" (۲۷۔ دسمبر) "شری پت آنند رام جی امرت سری آریہ ہارنٹڈ میں ہندو مسلم دواہ کو شاستر کے انکول (مطابق) سمجھتے ہیں"۔

اب اخلاقی جرأت کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں مسلم نوجوان ہندوؤں کی خاطر یہ ذمہ داری اٹھانے کے لئے بآسانی تیار ہو جائیں گے۔ کیونکہ اسلام نے انہیں اجازت دی ہے کہ وہ اہل کتاب کی لڑکیوں سے شادی کر سکتے ہیں ؏ ہاں کسی مسلمان لڑکی کی شادی کسی غیر مسلم سے نہیں ہو سکتی۔ ہندو صاحبان اگر مسلمانوں کی اس معذوری کو پیش نظر رکھتے ہوئے صرف مسلم کمہار اور ہندو کنواری کا آپس میں دواہ کرنے کو تیار ہوں۔ تو مسلمانوں کو بالکل آمادہ پائیں گے ؏

محکمہ ڈاک کا ایک نقصان رساں حکم

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستان کے اخبارات کی ترقی میں دیگر اسباب کے علاوہ وہ محکمہ بھی حائل ہے۔ جس کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ اخبارات ہیں۔ اور وہ ڈاک کا محکمہ ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کی طرف سے اخبارات کے لئے سہولتیں پیدا کی جائیں۔ آئے دن اس قسم کے قواعد نافذ ہوتے رہتے ہیں۔ جو سخت نقصان رساں اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ وی۔ پی پیکٹوں کے متعلق رجسٹری کی شق لگا کر اور منی آرڈر کی فیس کا اضافہ کر کے محکمہ ڈاک نے اخبارات پر ایسی ضرب لگائی تھی۔ جو بہت نقصان رساں تھی۔ اب ایک تازہ حکم یہ نافذ کیا گیا ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے ویلیو پے ایبل آرٹیکلوں کے امانت میں رکھے جانے کی میعاد کو دس یوم سے گھٹا کر صرف تین یوم کر دیا گیا ہے۔ پہلے وی۔ پی دس دن تک ڈاک خانہ میں امانت رکھی جاتی تھی۔ اور پابندہ اس عرصہ میں قیمت ادا کر کے وصول کر سکتا تھا۔ لیکن اب صرف تین دن امانت میں رہے گی۔ اور چوتھے روز واپس کر دی جائے گی۔ ہاں اگر پابندہ تحریری درخواست کرے۔ تو وی۔ پی کو دس یوم تک روکا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ درخواست کنندہ ان ایام کے لئے جن میں وہ وی پی امانت میں رکھنا چاہتا ہے۔ دو آنہ یومیہ کے حساب سے اپنی درخواست پر ٹکٹ چسپاں کرے ؏

یہ قاعدہ دیگر کاروباری لوگوں اور خاص کر اخبارات پر بہت بُرا اثر ڈالے گا۔ جن کی وصولی قیمت کا بڑا ذریعہ وی۔ پی سسٹم ہی ہے۔ علاوہ ازیں محکمہ ڈاک کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ممکن ہے کہ آمدنی میں پہلے سے زیادہ کمی واقع ہو جائے ؏

ویدوں کا انگریزی ترجمہ

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری نے "پرکاش" (۴۔ جنوری) میں آریہ سماج کلکتہ کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں بنگال میں آریہ سماج کی عدم قبولیت کا پورا پورا نقشہ کھینچا ہے۔ مگر ساتھ ہی لکھا ہے:۔

"آریہ سماج کلکتہ کے زیر تجویز ہے۔ کہ وید کا انگریزی ترجمہ کرایا جائے تاکہ یورپ اور امریکہ میں ویدک ساہتیہ کو سہولت سے پہونچایا جا سکے"

انگریزی کی ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ کہ

Charity begins at home

اور فارسی میں بھی اول خویش بعد درویش کا مقولہ نہایت دانشمندانہ سمجھا جاتا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ آریہ سماج کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ یورپ اور امریکہ والوں میں ویدک ساہتیہ پہونچانے کے مسئلہ پر تو غور ہو رہا ہے۔ لیکن ہندوستان کو جسے اس دھرم کا مرکز کہنا چاہیئے۔ اور جو اس سے تعلقات رکھنے والے تمام افراد کا وطن ہے۔ یہ سہولتیں بہم پہونچانے کا ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ہم ہندوستانیوں کے اس حق کا متعدد بار آریہ سماج سے مطالبہ بھی کر چکے ہیں۔ کہ ویدوں کا ہندوستان کی لینگوا فرینکا یعنی اُردو میں جلد از جلد ترجمہ کیا جائے۔ مگر آریہ سماج اس کا ترجمہ کرنے پر آج تک آمادہ نہیں ہو سکی۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اسی سلسلہ میں مہتہ جی نے ایک اور تجویز پیش کی ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"افسوس ہے۔ کہ اب تک آریہ سماج نے کوئی ایسا لٹریچر پیدا نہیں کیا۔ جسے غیر مذاہب اور غیر ممالک کے ہاتھ میں دے سکیں۔ ستیارتھ پرکاش کے بعض حصے علیحدہ شائع کر کے غیر ممالک میں بھیجے جائیں۔ تو ممکن ہے۔ کچھ مفید ہو سکیں"۔

"ممکن ہے کچھ مفید ہو سکیں" کا فقرہ قابل غور ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ آریہ سماجی نیتا ستیارتھ پرکاش کی قوت جذب و کشش کے کس قدر قائل ہیں۔ اس کے بعض حصے علیحدہ شائع کرنے کی تجویز اس پوزیشن کو اور بھی وضاحت کر دیتی ہے۔ جو آریہ سماجیوں میں اس کتاب کو حاصل ہے۔

اگر جیسا کہ آریہ سماجیوں کا دعویٰ ہے "ستیارتھ پرکاش" دنیا کی روحانی زندگی کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس کے بعض حصے شائع کئے جائیں۔ اور بقیہ حصوں میں جو امرت بھرا ہوا ہے۔ اس سے غیر ممالک کے لوگوں کو مستفید ہونے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ کیا اس کے صاف معنی یہ نہیں۔ کہ اس کتاب کے بعض حصے واقعی ایسے قابل اعتراض ہیں کہ آریہ سماجی انہیں مہذب دنیا کے سامنے پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے

ہندوستان کے اندر اسلامی ہندوستان کا تخیل

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ پر جو خطبۂ صدارت پڑھا ہے۔ اگرچہ اس میں مسلمانوں کے ملکی اور سیاسی حقوق کے متعلق نہایت اہم باتیں بیان کی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہنا پڑتا ہے۔ کہ احتیاط اور عاقبت اندیشی پر انہوں نے فاش گفتاری کو ترجیح دی ہے جس سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ حاصل ہونا مشکل ہے۔ "ہندوستان کے اندر ایک اسلامی ہندوستان" کا تخیل نہایت خوشکن ہے۔ لیکن ایک جلسۂ عام میں اس کا اعلان کر کے مخالف طاقتوں کو اشتعال دلانے کی بجائے اس کے لئے عملی کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ کاش مسلمان کہنے کی بجائے کرنا سیکھیں۔ یا کم از کم جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ کر کے دکھائیں۔ اگر یہ نہیں۔ تو خواہ وہ سارے ہندوستان کو اسلامی ہندوستان بنا لینے کا دعویٰ کریں۔ اس کی کچھ حقیقت نہیں ؏

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

نئے سال سے فائدہ اُٹھاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۳۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جلسہ کے ایام سے پہلے ہی مجھے نزلہ کی شکایت تھی۔ مگر وہ بند تھا۔ کل سے یہ تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ اور میں نماز میں بھی نہیں آسکتا تھا اس لئے آج میں اختصار کے ساتھ احباب کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہمیں اللہ تعالےٰ نے

ایک نیا سال

عطا کیا ہے۔ اور موقعہ دیا ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نئی جماعت کے قائم کرنے کا منشا ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلی سے بڑھ جائے۔ جب کسی طالب علم کو آٹھویں جماعت میں ترقی دی جاتی ہے تو غرض اس سے یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ ساتویں سے بڑھ جائے۔ اور دسویں والا نویں سے بڑھ جائے۔ پس اللہ تعالےٰ کے اپنے سامان اور مخفی سامانوں کے مطابق

سنہ ۱۹۳۰ء سے سنہ ۱۹۳۱ء بڑھا ہوا

ہونا چاہیئے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض طالب علم ساتویں جماعت میں ہو کر بھی چھٹی والوں سے کمزور ہوتے ہیں۔ مگر یہ ان کی اپنی

سستی اور غفلت

ہوتی ہے۔ سکول بنانیوالے اور اس کے منتظمین یہی انتظام کرتے ہیں کہ اگلی جماعت والا پچھلی جماعت کے لڑکے سے بڑھکر ہو۔ پس یہ نیا سال پچھلے سال سے اپنی استعدادوں کے لحاظ سے بڑھکر ہے۔ ہم خواہ فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں۔ ہاں ہم چاہیں۔ تو اس سال میں وہ خوبیاں اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں جو پچھلے سال نہیں کر سکے۔ اور چاہیں۔ تو پچھلی بھی ضایع کر دیں۔ کیونکہ دنیا میں ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں۔ کہ وہ پچھلا لکھا پڑھا سب کچھ بھلا دیتے ہیں۔ پھر بعض عمریں بھی ایسی ہوتی ہیں۔ کہ جن میں سب کچھ بھول جاتا ہے۔ پس

ہماری جماعت کا فرض

ہے۔ کہ ان فیوض سے پوری طرح نفع حاصل کرے۔ جو اس نئے سال سے وابستہ ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کل یوم ھو فی شان (الرحمٰن) اس یوم سے مراد دور نبوت ہی نہیں۔ کیونکہ نبوت کا دور

تکمیل کا دَور

ہوتا ہے۔ اس سے چھوٹے ایام بھی ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک سال بھی ہے۔ ہر سال

خدا تعالیٰ کا سلوک بندوں سے

جدا گانہ ہوتا ہے۔ اور اس کی بعض نئی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ گو وہ اپنی شان میں ایسی اعلیٰ وارفع نہ ہوں۔ جتنی انبیاء کے دور میں ہوتی ہیں۔ مگر بہر حال تجدید اور زیادتی ضرور ہوتی ہے۔ اور زیادتی چاہے ایک پیسہ کی ہی ہو۔ وہ زیادتی ہی ہے۔ کیونکہ تھوڑا تھوڑا مل کر بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ ع قطرہ قطرہ مے شود دریا ؂ معمولی معمولی منافع لینے والے تاجر بڑی دولت پیدا کر لیتے ہیں۔ بلکہ جتنی زیادہ کسی کی تجارت وسیع ہو اتنا ہی وہ کم منافع لیتا ہے اس کے ہاتھ سے اربوں روپیہ کا مال نکلتا ہے۔ اس لئے وہ نہایت معمولی منافع سے ہی کروڑوں روپیہ کما لیتا ہے۔ پس اگر

تھوڑی سی زیادتی

بھی کسی سال میں پیدا ہو۔ تو وہ بھی مفید ہوتی ہے۔ اور اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالےٰ کی ہر صفت بلکہ

ہر صفت کا ہر ظہور

انسان کے لئے مفید اور ضروری ہے۔ پس اس نئے سال میں اللہ تعالےٰ کی جس قسم کی صفات بھی ظاہر ہوں۔ اور ان کا جو بھی ظہور ہو۔ اور جتنی بھی اس کی مقدار ہو۔ وہ پہلے ہمارے پاس نہیں۔ اور ضرورت ہے۔ بلکہ فرض ہے۔ کہ کوشش کر کے ہم اُسے حاصل کریں۔ شاید اسی سال کی زیادتی ہمارے وزن کو زیادہ کر دے۔ اور ہم فھو فی عیشۃ راضیۃ کے مصداق گروہ میں داخل ہو جائیں۔ اور شاید اسی کمی کی وجہ سے ہم واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ کے مصداق لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ تھوڑی کمی کو پورا کرنے کے لئے بھی کوشش کی ضرورت ہے۔ خواہ وہ تھوڑی ہی ہو اور عین ممکن ہے۔ کہ اس خیال سے کہ یہ سال کیا نئی چیز لایا ہوگا۔ ہم وہ خفیف سی کوشش نہ کر سکیں۔ اور

نجات سے محروم

رہ جائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ جو تھوڑے اوزان اس سال حاصل کر لیں۔ ان سے نہ صرف پچھلی غلطیوں کی تلافی ہو جائے۔ بلکہ نئے سال کے ظہور کا بھی فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ اور صرف نجات ہی نہیں بلکہ

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث

ہو جائیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص تمام عمر ایسے اعمال کرتا رہتا ہے۔ کہ دوزخ کے قریب پہونچ جاتا ہے۔ مگر عین دروازہ پر جا کر اسے ایسا جھٹکا لگتا ہے۔ کہ وہ جنت کے قریب پہونچ جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص ساری عمر ایسے اعمال کرتا ہے کہ جنت کے دروازہ پر پہونچ جاتا ہے۔ مگر وہاں اسے یکلخت ایسا جھٹکا لگتا ہے۔ کہ دوزخ میں جا پہونچتا ہے۔

پس کیا معلوم ہے۔ کہ یہ سال ہم میں سے بعض کیلئے

جنت میں پہونچا دینے والے جھٹکے

کا سال ہو۔ اس لئے اپنی معمولی غفلت سے ایسے ابدی فائدہ سے محروم نہ رہو جسکی مثال ہی نہیں مل سکتی۔ اور جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لا عین رأت ولا اذن سمعت۔ پس آؤ۔ کوشش کر کے پچھلے سال کی جو کوتاہیاں ہیں۔ انہیں دور کریں۔ اور نئے سال کے ظہور اور اس میں خدا تعالیٰ کی تجلیوں سے فائدہ اٹھانیوالے بنیں۔ میں

اللہ تعالےٰ سے دُعا

کرتا ہوں۔ کہ یہ نیا سال ہماری ذاتی اور قومی ترقیوں کا موجب ہو بلکہ دنیا کی دوسری

رُوحانی ہدایت

کا بھی موجب ہو۔ اور وہ ہدایت حاصل کر کے ہمارے ساتھ آشامل ہو۔

جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

" اللہ تعالیٰ نے جس قدر مسیح موعودؑ پر افضال اور انعام اور معارف اور حقائق کھولے ہیں۔ اور جو صداقتیں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ وہ آپکی کتب میں موجود ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس وقت اسلام کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھولدیئے۔ پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھنے اور قادیان میں کثرت سے آنیکے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں جبتک کہ سلسلہ سے کما حقہ واقفیت پیدا نہ ہو۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنے مخالفین سے مقابلہ کرنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سناتن دھرمی ہندوؤں میں تبلیغ اسلام

(جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے سالانہ جلسہ پر جو تقریر کی وہ درج ذیل ہے)

حضرات اگر آپ اس مضمون کو خاموشی سے سنینگے۔ تو تبلیغی نقطہ خیال سے اس میں

بہت سی نئی باتیں

پائیں گے۔ میرے نقطہ خیال کے مطابق سناتنی ہندوؤں میں تبلیغ اسلام بڑی مفید چیز ہے۔ اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد سات کروڑ کے قریب ہے۔ اور یہ امر صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ سب لوگ عرب سے آکر یہاں آباد نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کا بیشتر حصہ انہی سناتن دھرمی ہندوؤں سے مسلمان ہوا ہے۔ لیکن بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ ان کا لٹریچر ہماری جماعت کا بیشتر حصہ سمجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کا اکثر حصہ سنسکرت اور ہندی میں ہے۔

سناتنیوں نے

دنیا کو چار حصوں میں تقسیم

کیا ہے۔ (۱) ست یگ (۲) تریتا۔ (۳) دواپر (۴) اور کل یگ یعنی زمانہ پیچ لوج اور انکی میعادہ علی الترتیب ۱۶۔۸۔۱۲۔۴ لاکھ سال تسلیم کرتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے زمانے کو تقسیم کیا۔ اسی طرح اس کے مطابق انہوں نے دنیا کے اوتاروں کی بھی تقسیم کی ہے۔ ست یگ کے اوتاروں کو (۱) مچھلی (۲) کچھوے (۳) سوُر (۴) نصف انسان اور نصف شیر کے روپوں میں تسلیم کیا۔ تریتا یگ کے اوتاروں کو باونے۔ کلہاڑے والے اور رام کے روپ میں مانا گیا ہے۔ دواپر یگ کے اوتار کرشنا اور بدھ کو قرار دیتے ہیں۔ کل یگ میں شری نہہ کلنگ کو اوتار مانتے ہیں۔ یہاں میں یہ تشریح نہیں کروں گا۔ کہ ان اوتاروں نے اپنے اپنے وقتوں میں کیا کیا کام کئے۔ کیونکہ میرے مضمون کا اصل موضوع یہ نہیں بھوشیا پران میں اس زمانہ میں دو روپ میں ایشور کا ظاہر ہونا لکھا ہے۔

اوّل مہادیو کے روپ میں۔ دوم کرشن کے روپ میں۔

چنانچہ بھوشیہ پران کھنڈ ۳ شلوک ۵ میں لکھا ہے۔ کہ

راجہ بھوج

نے جو ایک دھرمی راجہ گذرے ہیں۔ کشف میں دیکھا۔ "اتنے میں ایک اچاریہ (گورو) مہامد (محمدؐ) کے نام سے مشہور اپنے چیلوں کے ساتھ آیا۔ راجہ نے عرب دیش کے رہنے والے مہادیو کو پنچ گویہ سے ملے ہوئے پانی کے ساتھ اشنان کرایا۔ اور چندن وغیرہ سے اس کی پوجا کر کے من میں ایشور سے پیار تھنا کی بھوج راجہ بولا۔ عرب دیش کے باسی پاربتی کے ناتھ تجھ کو میرا نمسکار ہو۔ ہے ایشور کے امنت پیارے بھگت تجھکو میرا بار بار نمسکار ہو۔ تو مجھ کو اپنی سیوا میں آیا ہوا بھگت جان" راجہ کے بچن کو سن کر مہامد (محمدؐ) مہاراج نے راجہ کو اشیرواد (دعا) دی۔ اور کہا۔ راجہ ایشور تیرا کلیان کریں گے۔ یہ ایک

خواب یا کشف کا نظارہ

ہے۔ جو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس حوالہ سے مندرجہ نتائج پیدا ہوتے ہیں اوّل تو اس میں صاف طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک مہامد (محمدؐ) بیان کیا گیا ہے۔ دوم۔ لفظ پاربتی پربت سے نکلا ہے یعنی پاربتی کے لغوی معنی پہاڑی اولاد کے ہیں۔ اور اصطلاحی معنے بھگوانت یعنی خوش قسمت امت کے گرو۔ اسمیں مسلمانوں کی جماعت مراد لی گئی ہے۔

شری گرو نانک دیو جی مہاراج

کو بھی سناتنی اپنا گورو مانتے ہیں۔ اور گرو نانک دیو جی مہاراج جنم ساکھی صـ۱۲۷ میں فرماتے ہیں:۔

پہلا آدم مہیش ہوئے دوجا برہما ہوئے
تیجا آدم مہادیو محمدؐ کہے رب کوئے

اس کے علاوہ بھوشیہ پران میں اس امت کے

اچاریہ (گرو) کے نشانات

بھی بیان کئے گئے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب میں لکھا ہے۔ "راجہ بھوج کو دیوتا کا سروپ بنا کر خواب میں یہ بات بتلائی کہ ایسے لوگوں کو جن کا ختنہ کیا گیا ہو۔ جو ٹی نہ رکھتا ہو۔ لمبی داڑھی والا۔ بانگ دینے والا۔ سب کچھ کھانے والا۔ (اس سے مراد گائے کا گوشت کھانے والا ہے۔) میرا آدمی ہوگا۔ اگر ایسا آدمی ہندوستان میں گئے۔ تو اس کو بے روک ٹوک ہندوستان میں آنے دینا چاہیئے۔ اور سب جگہ پھرنے دینا چاہیئے۔ (بحوالہ بھوشیہ پران مذکور)

دیکھو اس حوالہ میں کس طرح صاف طور پر مسلمانوں کی جماعت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور کیسی موٹی موٹی علامتیں مسلمانوں کی بیان کی گئی ہیں ان کو پڑھ کر ہر ایک شخص بخوبی نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ یہاں کس گروہ کا ذکر ہو

کل یگ کے ۲ اوتار

بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا مہادیو اور دوسرا کرشن۔ چنانچہ بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب میں لکھا ہے۔ "کل یگ نے پھر بھگوان سے کہا۔ کہ مہاراج ایک اور اوتار دھارن کیجئے۔ بھگوان نے کہا۔ کرشن کا اوتار کل یگ میں ہوگا۔ جس سے کمار گیوں کا کلیان ہوگا۔"

اس اوتار کے

ظہور کی علامتیں

کیا ہوں گی۔ دنیا کی حالت اس وقت کیسی ہوگی۔ اس کے متعلق مہابھارت بن پرب ۱۸۹ ادھیائے صـ۶۹۰ پر بیاس جی فرماتے ہیں:۔

"وہ وہ پاپ اور گناہ ہوں گے۔ کہ زمین کانپ اٹھے گی۔ لڑکے والدین کو بے وقوف سمجھیں گے۔ عورتیں لڑائی جھگڑے بکھیڑے سے خاوند کا ناک میں دم کریں گی۔ پوجا پاٹ دھرم کرم جڑ سے مٹ جائیگا جب اس طرح دھرم کا پیالہ چھلکنے لگیگا۔ تو پھر کلگی اوتار جلوہ گر ہوں گے۔ پاپ کی ناؤ ڈبو دینگے۔ دھرم کی بیل پھر از سر نو ہری بھری ہوگی" نیز

مارکنڈے راجہ

یدھشٹر کے استفسار پر نہہ کلگی اوتار کا اس طرح ذکر کرتے ہیں۔ "جب نیک اعمال کا قحط ہوگا۔ بدکاریاں انتہا کو جا پہنچیں گی۔ تو بھگوان اوتار لینگے۔ نہہ کلنکی کی طاقتیں سب غیبی ہوں گی۔ جو منتظر ہوں گی۔ عقلمندی میں یکتائے روزگار ہیوں تو نہ کوئی ہتھیار پاس ہوگا۔ نہ لڑائی کا اوزار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر یہ ذات مبارک دھرم کو از سر نو زندہ کریگی۔ بد کردار لقمہ تیغ اجل ہونگے"

مہابھارت بن پرب ادھیائے ۵ صـ۶۹

اس جگہ نیکی کے قحط اور بدکاریوں کی کثرت کو شری نہہ کلنگ جی کے ظہور کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ ایسے وقت میں شری نہہ کلنگ اوتار جلوہ گری فرمائینگے۔ ان کی سب طاقتیں غیبی ہونگی۔ یعنی وہ

بذریعہ دعا

سب کامیابی حاصل کریں گے۔ اور کوئی جنگی اوزار وہ استعمال نہ کریں گے۔ اور مرتے ہوئے دھرم کو زندہ کر کے بدکاریوں کو لقمہ اجل کریں گے۔

آگے اس سے بھی بڑھ کر وضاحت کی گئی ہے۔ اس جگہ پر شری نہہ کلنگ اوتار کا نام بھی بیان کیا گیا ہے۔ کلکی پران کے اردو ترجمہ صـ۱۸۵ پر جس کا ترجمہ کرنیوالے پنڈت ہردیال صاحب شرما ہیں۔ لکھا ہے۔

"کلگی بھگوان ان میں اور باغیچوں کو جو شہر کے قریب تھے۔ دیکھکر دل میں بہت خوش ہوئے۔ (اس کلگی بھگوان) احمدؐ نے عزت اور محبت سے کہا۔ اے طوطے اس جگہ ہم اشنان کریں گے۔ طوطے نے پربھو سے اس مطلب کو سمجھ کر عاجزی سے عرض کی۔ کہ میں پدما کے محل میں جانیکی اجازت چاہتا ہوں۔ اور اس نے پدماوتی کے پاس آکر کلگی بھگوان کا پیغام کہا یعنی آنے کی مبارکباد دی"۔

اوّل تو اس حوالہ میں احمدؐ نام بالکل صاف ہے۔ دوم طوطا ہندی میں متبرک جانور سمجھا جاتا ہے۔ طوطے کو بطور احترام ہندو لوگ گنگا رام بھی کہتے ہیں۔ وہ طوطا پدما کے پاس گیا۔ پدما کے معنے کنول کا پھول سفید رنگ کا یا خوبصورت آدمی وغیرہ۔ تو مطلب یہ ہوا۔ کہ ان کے پرہیزگار اور نیک آدمی جیسا کہ احمدیہ جماعت تبلیغ کی خاطر سفید آدمیوں (یعنی انگریزوں) کے پاس جاتی۔ اور اس شری نہہ کلنگ اوتار (احمد علیہ السلام) کی غلامی میں ان مغربی سفید آدمیوں کو شامل کر رہی ہے۔ یہ کام وہ کریں گے دیکھو یہ کیسا صاف حوالہ ہے۔ اور کیسی واضح پیشگوئی ہے۔ جو سوائے احمدی جماعت کے کسی پر چسپاں نہیں ہو سکتی۔ احمد نام بھی صاف صاف بیان کر دیا گیا ہے۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اسکے لئے کونسی

جائے ظہور

مقرر کی گئی ہے۔ سناتنی فرقہ کے پرنامی مت کے بانی جنکا نام شری دیو چند جی مہاراج تھا۔ امر کوٹ علاقہ مارواڑ میں پیدا ہوئے۔ ان کے گرنتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا نام کل جمعہ صاحب ہے۔ یہ لوگ اسے بہت ہی پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ان کے گرنتھ میں لکھا ہے ؎

اک خدا دو جا محمدؐ برحق
کافر اس کو اکھیائے جو ان میں لائے شک

پھر اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اب جو کل یگ میں اوتار یا نبی ہوگا۔ وہ ہندوستان میں پیدا ہوگا۔ شری گرو نانک دیو جی مہاراج جن کے لئے سناتنیوں کے دلوں میں بہت احترام ہے۔ آسا محلہ ۱ میں فرماتے ہیں

کل میں بید اتھرون ہویا ناؤ خدا اسو بھیا
نیل بستر کپڑے پہرے ترک پٹھانی عمل کیا

یعنی اس وقت نجات پانے کے لئے وید اتھرون کام دیگا۔ جس میں ایشور کو اللہ کر کے مانا جاتا ہے۔ اور جس کے مرید اکثر ترک اور پٹھان ہیں اور نیلے کپڑے اکثر اسلامی ممالک کے مسلمانوں کے لباس ہیں۔ یہ کرشن کے روپ کی علامتیں بیان کی گئی ہیں۔

آگے چل کر سنت ہنڈول محلہ پر تھم میں لکھا ہے۔

کوزہ بانگ نماز مصلے نیل روپ بن واری
گھر گھر میاں سبھیاں جیاں بولی اور تمہاری
جے تو دیہ تو) برمہیت صاحب قدرت کون ہماری
جاٹ کوٹ سلام کریں گے گھر گھر صفت تمہاری

ہندو پوجا کی جگہ پر مرگ شالہ وغیرہ رکھتے ہیں۔ مگر یہاں کوزہ نماز مصلی وغیرہ سب مسلمانوں کی عبادت کی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

بنواری کرشن کا خطاب ہے۔ اس سے بتایا ہے۔ کہ وہ کرشن کا روپ ہوگا۔ اور ان کی

نرینہ اولاد

کو میاں کے لفظ سے پکارا جائیگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب اولاد میاں کے لقب سے پکاری جاتی ہے۔

آگے فرمایا۔ یہ تو پرمہیت صاحب قدرت کون ہماری۔ کہ یہ اوتار سردار اعظم ہوگا۔

غرض بڑی وضاحت اور صفائی سے ان کتابوں میں صداقت اسلام اور آنے والے اوتار کا ذکر کیا گیا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ احسن طریق پر ہم اس پیغام کو ان کے کانوں تک پہنچائیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ وہ قوم اس پر غور نہ کرے۔

پردہ اور ہندو

اب میں ایک نئے زبردست پوائنٹ کو لیتا ہوں یعنی پردہ نسواں جس کے لئے ہندوؤں وغیرہ کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت بدنام کیا جاتا ہے۔ ہندو اخبارات اس کی آڑ لیکر ہم پر آوازے کستے اور اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے عورتوں کو قیدی بنا رکھا ہے۔ اور اسلام عورت کے اندر روح نہیں مانتا۔ اب ہم اس کے متعلق ہندو لٹریچر میں دیکھتے ہیں۔ کہ وہاں کیا لکھا ہے۔ یہ میں آج سے کئی لاکھ سال پہلے کی بات پیش کرتا ہوں۔ بالمیکی رامائن میں لکھا ہے۔ رام چندر کے ساتھ لڑائی میں راون کے مرنے کے بعد میدان جنگ میں اس کی بیوی مندوری آہ و زاری کرتی ہوئی کہتی ہے۔ میں تمہاری پٹ رانی ہو کر اتنے لوگوں کے سامنے آئی ہوں۔ ہے ناتھ آج یہ دیکھکر بھی تمہاری غیرت جوش میں نہیں آتی

پھر راون کے مرنے کے بعد جس وقت بھبکشن سیتا کو رام چندر کے پاس لائے اس وقت اس جگہ سے سب لوگ ہٹا دیئے گئے۔ یہ دیکھ کر رام چندر نے کہا۔ یہ سیتا کی اضطراری حالت ہے۔ اس وقت یہ پردے کی پابندی نہیں کر سکتی۔ کیا یہ صریح ثبوت اس امر کا نہیں۔ کہ قدیم ہندو عورتیں پردہ کیا کرتی تھیں۔ اور پردے کو اسلام ہی ساتھ نہیں لایا۔ بلکہ رامائن میں بھی یہ موجود ہے۔

بھلا وہ تو دور کی بات ہے۔ سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش کے سمولاس ۳ دفعہ ۲۸ میں پردے کی ضرورت کا اقرار کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے دو دو کوس کے فاصلے پر ہونے چاہئیں۔ معلم۔ نوکر۔ چاکر لڑکیوں کے مدرسے میں سب عورتیں ہی ہوں۔ زنانہ مدرسے میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ مدرسے میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے۔ باہمی دیدار اور مس سے الگ رہیں"۔

اب بتاؤ۔ یہ پردہ کا اقرار نہیں تو اور کیا ہے۔ اور بجز پردہ دیدار سے روکنے والی اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ یا تو عورتیں گھروں میں بند ہو کر بیٹھینگی۔ یا پھر وہ باہر نکلینگی۔ اور پردے کے بغیر اور کوئی صورت ہی نہیں۔ کہ دیدار کو روکا جا سکے۔ انسانی غیرت آج بھی

پردہ کی ضرورت

کا اسی طرح انسانوں سے اقرار کرا رہی ہے۔ جس طرح آج سے ۲۰ لاکھ سال پہلے کے واقعات میں بیان کیا گیا ہے

تعدد ازدواج اور ہندو

دوسرا اہم سوال تعدد ازدواج کا ہے۔ اس کو بھی اسلام پر اعتراض کی بھاری وجہ قرار دیا جاتا ہے۔ مگر ہم ویدوں میں اسے موجود پاتے ہیں یجروید ادھیائے ۸ منتر ۴۳ میں ایک رشی کہتا ہے۔ میری تین قسم کی بھیڑوں والی استری اور میری پانچ قسم کی بھیڑوں والی استری پھر منو شاستر ۹/۱۸۳ میں لکھا ہے۔ اگر ایک آدمی کی چار۔ پانچ عورتیں ہوں۔ اور ان میں سے ایک صاحب اولاد ہو۔ تو باقی بھی صاحب اولاد ہی کہلائینگی اور سنو ویدوں کے رشیوں سے بڑھ کر ویدک دھرم کو سمجھنے والا اور کون ہوگا۔ ان کا اپنا طریق عمل یہ تھا۔ کہ (۱) مہارشی یاگ ولکھے جن کا ویدک رشیوں میں بڑا بلند پایہ ہے۔ ان کی دو بیویاں تھیں (۲) وسیشٹ جی بھی ویدک دھرم میں ایک بہت بڑے رشی گذرے ہیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کی سو بیویاں تھیں (۳) شری کرشن جی مہاراج کی آٹھ بیویاں تھیں۔ اور سناتنی تو ہزاروں مانتے ہیں (۴) خود آریہ سماج بھی خراب قسم کے تعدد ازدواج کا قائل ہے۔ کیا وہ نیوگ کو نہیں مانتا۔ یہ کیا ہے۔ یہ بھی تو دراصل تعدد ازدواج کی ہی بگڑی ہوئی ایک قسم ہے۔ اسلام کے پیش کردہ پاک تعدد ازدواج سے آریہ سماج بھاگتا ہے۔ مگر اور ایک گندے اور خراب قسم کے تعدد ازدواج کا قائل ہے

عورتوں سے سلوک

ہندو ہم پر یہ اعتراض بھی بڑی دلیری سے کیا کرتے ہیں۔ کہ اسلام عورتوں سے اچھا سلوک نہیں سکھاتا۔ مگر یہ محض ناواقفیت کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہندو دھرم میں عورت پر بہت ظلم کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ بدفعلی کرنا عورتوں کی عادت ہے۔ (منو ۹/۱۷) جو عورت اچھی طرح محفوظ کی گئی ہو۔ وہ بھی محفوظ نہیں رہتی۔ (منو ۹/۱۲) تلسی رامائن میں لکھا ہے۔

ڈھول گنوار شودر اور ناری۔ یہ سب تاڑن کے ادھیکاری

۲۹ نومبر ۱۹۳۰ء کو آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ پر پروفیسر دھرم نند رایم۔ اے میرٹھ گورنمنٹ کالج نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "میں کہوں گا۔ کہ ہماری سوسائٹی میں یک طرفہ طلاق ہے جس میں طلاق دینے کے لئے عورت کو تو حق نہیں مگر مرد کو ہے"

"ایک عورت عمر بھر پتی کی سیوا کرے۔ پتی مر جائے۔ تو ہندو عورت کو اسکی جائداد پر کوئی حق نہیں"

"ابھی پنجاب ہی کا واقعہ ہے۔ کہ ایک مرد نے اپنی استری کو اس لئے گھر سے نکال دیا۔ کہ وہ اپنے والدین کے گھر سے کیوں کچھ نہیں لائی (پرتاپ یکم دسمبر)

اس کے بالمقابل اسلامی اصول کے مطابق عورت اپنے والدین کے گھر سے بھی جائداد کی وارث اور سسرال کے ہاں سے بھی وارث ہے۔ اور اس کے حقوق مقرر ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام میں کئی عورتیں خود مختار ملکہ ہوئی ہیں۔ لیکن ہندو دھرم میں ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی اور ہندو کتب ویدوں وغیرہ میں قطعاً عورت کے ورثے کا کوئی ذکر نہیں۔ اور اس کو جائداد پر کوئی حق حاصل نہیں ہے اگر ہمارے ہندو بھائی ضد اور بحث بات سے الگ ہو کر سوچیں۔ تو ان کو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق والدین سے بھی اور سسرال سے بھی محفوظ اور مقرر ہیں۔ لیکن ہندو دھرم عورت پر سخت ظلم کر رہا ہے۔ اور اس کا کوئی حق قرار نہیں دیتا۔

گائے اور ہندو دنیا

اس کے بعد میں ایک اور اہم تبلیغی پوائنٹ کو لیتا ہوں۔ اگر وہ آج حل ہو جائے۔ تو اکثر ہندو مسلم فسادات مٹ سکتے اور بہت کچھ قریب ہندو فی الفور اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ گائے کا سوال ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں کشیدگی پیدا ہو کر نت نئے فسادات کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ اور ملک کی فضا مکدر رہتی ہے۔ اس کے متعلق ہم ویدوں اور شاستروں کو دیکھتے ہیں۔ کہ رشیوں کا گائے کے متعلق کیا مذہب تھا یجروید ۲۹/۵۹ کا سوامی دیانند صاحب یہ ترجمہ کرتے ہیں:-

"اے انسان تم قابل تعریف فوج والے گیان یکت سپہ سالار کے لئے لال دھبوں والا۔ اور طاقت دینے والا بیل اور ودوانوں کے لئے بچھڑے کام میں لاؤ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف ظاہر ہے۔ کہ یہاں بیل کا گوشت کھانے کی ہدایت ہے۔ وِدوان یعنی عالموں کو چونکہ مطالعہ کے لئے بہت دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور ان کا معدہ کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو بکرے کا اور جنگجو فوج کے لئے بیل کا گوشت استعمال کرنے کا حکم ہے۔

وششٹ سمرتی ترجمہ پنڈت بھیم سین صفحہ ۱۲۰ میں لکھا ہے

"اگر برہمن کشتری یا راجہ مہمان آئے۔ تو گھر والے اس کے لئے بڑے بیل اور بڑے بکرے کا مانس پکائیں"

اس عبارت میں کوئی پیچ نہیں۔ اور نہ ہی یہ کسی تشریح کی محتاج ہے۔ لیکن اس زمانہ کی ہندو ذہنیت اس قدر بگڑ چکی ہے کہ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اسی ماس کے مسئلہ پر اپنی ہمسایہ مسلمان قوم سے برسرپیکار رہتی ہے۔

ہندوستان کے مشہور فاضل مسٹر آر۔ سی۔ دت۔ سی آئی۔ ای کی کتاب "قدیم ہندوستان" جلد اول کے صلالہ پر اور اس کے اردو ترجمہ کے صلالہ پر لکھا ہے:۔

"وید کے زمانہ میں دھرماتما ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت یا قید کو پسند نہیں کرتے تھے"

موجودہ زمانہ کے ہندو فاضل سوامی دیانند کے سامنے یہ سوال پیش ہوا۔ کہ سؤر اور گائے میں سے کس کا گوشت کھانے کے قابل ہے۔ تو اس کا جواب جو سوامی صاحب نے دیا۔ وہ ستیارتھ پرکاش اول ایڈیشن مطبوعہ ۱۸۷۵ء میں جو راجہ جے کرشن داس بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ کی اجازت سے ستار پریس محلہ اپیو بنارس میں چھپی ہے۔ سمولاس ۱۰ کھانے نہ کھانے کے قابل اشیا کے ہیڈنگ کے ماتحت یہ درج ہے۔

"کیونکہ سور گاؤں کا مل بھی کھاتا ہے۔ اس کے مانس کھانے سے درگند حصہ شریر میں ہوگا۔ اس سے روگ کی تر پتی سمجھو ہے۔ اور چت بھی اپرسن (مکدر) ہو جائیگا۔ اس لئے اس کا مانس بھکشی ہے۔ جہاں جہاں گومیدھ آدک لکھا ہے وہاں وہاں پشوؤں میں نروں کا مارنا لکھا ہے۔ کیونکہ جیسی پشٹی بیل وغیرہ نروں میں ہے۔ ایسی استریوں (مادہ) میں نہیں۔ اور جو بندھیا گائے (بانجھ گائے) ہوتی ہے۔ اُسے بھی گومیدھ میں مارنا لکھا ہے"

اس کے ۴ سال بعد سوامی دیانند نے بعض غلطیوں کا ازالہ کیا۔ مگر نیا ایڈیشن جو سمت ۱۹۳۵ بکرمی میں طبع ہوا۔ اس میں بھی مذکورہ بالا بیان کی تردید نہیں کی گئی۔ ہاں جو ایڈیشن پنڈت دیانند کی وفات کے بعد شایع ہوا۔ اس میں یہ بیان نہیں پایا جاتا۔

اچھوت اقوام میں اشاعت اسلام

اب میں ایک اور زبردست تبلیغی پوائنٹ کو لیتا ہوں۔ وہ نہایت ہی اہم مضمون ہے۔ اس وقت ہندوستان میں قریباً ۸ کروڑ اچھوت اقوام آباد ہیں۔ جنکو ہندو قوم نے نہایت ہی بُری طرح دبا رکھا ہے۔ ان کے ساتھ ایک کتے سے بھی بدتر سلوک ہندو قوم نے روا رکھا ہے۔ اگر ہم اس قوم کو تبلیغ کریں۔ تو وہ بہت جلد حق قبول کر سکتی ہے۔ ہندو دھرم میں جو سلوک اچھوت اقوام سے روا رکھا گیا ہے۔ اس کی تعلیم میں سے مندرجہ ذیل چند حوالجات کا ذکر اس پر کافی روشنی ڈال سکتا ہے۔

(منو ۴-۲۷۱) "اگر کوئی شودر کسی برہمن یا کشتری یا ویش کو اس کا نام لیکر بلائے۔ تو اسکے حلق میں ایک فٹ لمبی لوہے کی گرم گرم میخ ٹھونک دینی چاہیئے"

(منو ۸-۲۷۲) "اگر کوئی شودر کسی برہمن کو دہرم کی بات کہے۔ یا نیک نصیحت کرے تو راجہ کو چاہیئے۔ کہ اسکے منہ اور کان میں ابلتا ہوا تیل ڈالدے"

(منو ۸-۲۸۱) "اگر کوئی شودر کسی بڑی ذات والے کے برابر بیٹھے۔ تو اس کا وہ زیرین حصہ جس کے سہارے وہ بیٹھا تھا۔ تھوڑا سا کاٹ کر گاؤں کے باہر نکالدینا چاہیئے"

(منو ۸-۲۸۲) "اگر کسی اعلےٰ ذات والے کے سامنے اس کی ہوا خارج ہو جائے تو اسکی مقعد کاٹ دی جائے"

یہ سلوک ہے جو ہندو دھرم نے شودروں سے کیا ہے۔ اور یہ اس مذہبی تعلیم کا نمونہ ہے جو انکی مقدس کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ کیا ایسا مذہب خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی آریہ کہے۔ کہ یہ سناتنیوں کی کتابوں کی تعلیم ہے۔ ہم اس کا قائل نہیں۔ تو اس کے لئے ہم بھائی پرمانند صاحب کی تحریر سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جو ۱۲ نومبر کے اخبار جاگرت میں شایع ہوئی ہے۔ کہتے ہیں۔

"ابھی تک ذات پات نے ہی ہندو قوم کو قائم کر رکھا ہے۔ میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اسے مٹا دیا جائے"

حالانکہ یہی بھائی جی ذات پات توڑک سبھا کے بانی ہیں۔ اسی طرح پنڈت ٹھاکر دت شرما سیکرٹری آریہ سماج وچھو والی لاہور کے جلسہ میں ایک ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔

"سوامی دیانند کا یہ منشاء تھا۔ کہ ورن آشرم دھرم ہندوستان سے گم نہ ہو۔ یہ ہمیشہ ہی قائم رہے۔ وواہ شادی اپنے ہی ورن میں ہونی چاہیئے" (پرتاپ یکم دسمبر ۱۹۳۰ء)

اب آریوں کی شدھی کی حقیقت کیا رہی۔ کیا اس پر ہاتھی کے دانت کھانیکے اور دکھانیکے اور کی مثال صادق نہیں آتی لیکن اسکے بالمقابل اسلام کے عالمگیر اخوت کے اصول کیسے دلربا ہیں۔ فرمایا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ جو زیادہ نیک ہے۔ وہی سب کا سردار اور سب سے بڑا ہے۔ اگر اسلام میں آج ایک چوہڑا لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوا داخل ہوتا ہے۔ تو وہ ہمارے گوشت کا پوست اور ہمارا بھائی ہے۔ اور وہ ایک اسلامی بادشاہ کے پہلو بپہلو کھڑا ہو کر عبادت کر سکتا ہے۔ اس کو کوئی حقیر نہیں کہہ سکتا۔ اسلام میں کوئی شودر ورن نہیں۔ بلکہ جو نومسلم ہوتے ہیں۔ انکو شیخ (یعنی بزرگ) کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے۔

اگر ہم یہ اسلامی تعلیم ہندوؤں کے سامنے رکھیں۔ اور ادھر ہندو دھرم کی تعلیم کا مقابلہ کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ اسکے گرویدہ نہ ہوں۔ پس ضرورت ہے تبلیغ کی۔ کیونکہ ان قوموں کو اسلام کی تعلیم نہیں پہونچی۔

تناسخ اور ہندو دہرم

اب اواگون کا مسئلہ لیتا ہوں۔ سب ہندو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انسان ۸۴ لاکھ جونوں میں سے گذرتا ہے لیکن مشاہدہ اس کے بالکل خلاف ہے برسات کے موسم میں کروڑہا کیڑے مکوڑے (حشرات الارض) پیدا ہو جاتے ہیں کیا اس زمانہ میں کوئی خاص قسم کے گناہ ہوتے ہیں۔ ہندو تناسخ کیلئے بڑا ثبوت یہ پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ دُنیا میں کوئی انسان لنگڑا۔ لولا اور ناقص۔ اور کوئی بالکل تندرست پیدا ہوتا ہے۔ یہ کیوں ہے۔ اسی لئے کہ گذشتہ کرموں کے نتیجہ میں یہ فرق رکھا جاتا ہے۔ لیکن خود وید اسے رد کرتا ہے چنانچہ یجر وید ۸-۹ میں لکھا ہے۔ "عورت مرد گربھا دان کرتے وقت باہمی محبت میں سرشار ہو کر آنکھ کے ساتھ آنکھ من کے ساتھ من جسم کے ساتھ جسم ..... جس سے بدصورت اور لنگڑی لولی اولاد پیدا نہیں ہوگی"

پھر اپنشاد دھیلئے ۶ برہمن ۴ ترجمہ پنڈت راجہ رام صاحب شاستری آریہ لکھتے ہیں:۔ "جو شخص چاہے۔ کہ میرا لڑکا مشہور عالم پبلک یا انجمن میں جانیوالا رفاہ عام کے کام کرنیوالا۔ جسکے کلام کو سنکر لوگ خاموش ہوں۔ بڑا لیکچرار ہو۔ سارے ویدوں کا عالم۔ پوری عمر حاصل کرنے والا ہو۔ تو میاں اور بیوی چاول پکا کر دودھ اور گھی ڈال کر کھائیں"

ان حوالجات پر غور کرو۔ کہ اواگون کہاں گیا۔ یہاں تو خوراک سے جسمانی نقص دفع ہونے کے طریق بیان کئے جا رہے ہیں۔ ان حوالجات کے ہوتے ہوئے اواگون کیسے قائم رہ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ تناسخ کا عقیدہ رحم کے بھی خلاف ہے۔ اور ترقی کے بھی سخت مخالف ہے۔ ایک انسان جو بیمار یا تنگ دست یا کسی اور مصیبت میں مبتلا ہے۔ وہ تناسخ کی رُو سے اپنے کرموں اور عملوں کے بدلہ میں ایشور کی طرف سے گرفت میں ہے۔ اور اس کا چھڑانا خود ایشور سے مقابلہ کرنا ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا ظلم ہوگا۔ اور ہمدردی اور رحم انسان کو چھوڑنا پڑیگا۔ اس کے علاوہ انسان کوئی بھی ترقی نہیں کر سکیگا۔ کیونکہ وہ یہ خیال کریگا۔ کہ اس کی تنگی اور مصیبت پچھلے کرموں کا نتیجہ ہے جس سے وہ کسی صورت میں بچ نہیں سکتا۔ پس یہ تعلیم انسانی ترقی رحم اور ہمدردی کی سب صفتوں سے انسان کو محروم کر دیتی ہے۔ پھر یہ جو ہم درختوں پر طوطے مینا۔ کبوتر وغیرہ رنگا رنگ کے خوبصورت پرندے دیکھتے۔ قسم قسم کے جانور نظر آتے۔ پھل۔ پھول پاتے ہیں۔ اور یہ دنیا کی سب رونق پاپ ہی کے طفیل ہے۔ اگر آج پاپ مٹ جائیں۔ تو کوئی چیز نظر نہ آئے اور دنیا ویران ہو جائے۔ ان سب باتوں کو آپ صاحبان یاد رکھیں اور اپنے ہندو بھائیوں تک پہونچائیں۔ خدا تعالےٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی توفیق دے۔ کہ ہم یہ تبلیغی پیغام اپنے ہندو دوستوں کو پہنچا سکیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ کا انتخاب

بابو عبدالحمید صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ہلی کی طرف سے مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت الفضل مجریہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۰ء میں ایک نوٹ چھپا ہے۔ جس میں انہوں نے میری ایک تقریر کا خلاصہ دیا ہے۔ یہ نوٹ میں نے دارالامان جلسہ کے موقعہ پر بعض بزرگان دین کو دکھایا۔ مثلاً مولوی شیر علی صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمن صاحب مصری۔ ان سب بزرگوں نے اس کی تصدیق کی۔ بلکہ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے فرمایا کہ ایک حدیث نبوی بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے "آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ کاغذ و قلم دوات منگوا کر خلیفہ کے متعلق لکھ دوں مگر یابی اللہ و رسولہ والمؤمنون الا ابابکر" مگر مجھے خیال آیا کہ اگر موقعہ ملے تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی یہ مضمون دکھا دوں۔ تاکہ اس کی صحت میں کسی قسم کا شبہ نہ رہے۔ چنانچہ عندالملاقات جب میں نے یہ نوٹ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو دکھایا۔ تو حضور نے فرمایا۔ درست ہے مگر دوسرا حصہ اس کا صحیح نہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور اپنے ہاتھ سے لکھ دیں۔ اس پر حضور نے مندرجہ ذیل عبارت اپنے دست مبارک سے اسی اخبار کے پرچہ پر لکھ دی۔

"یہ مضمون بالکل درست ہے۔ اللہ تعالےٰ کے الہامات اور کشوف اس کے مصدق ہیں۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔ کہ خلافت صحابہ کی اکثریت کے اتفاق سے خدائی بنتی ہے۔ بلکہ یہ شرط ہے کہ جب تک جماعت کی اکثریت اٰمنوا و عملوا الصلحات کی مصداق رہے اللہ تعالیٰ ان کی زبان پر اور ان کے دل پر اپنے منشا کو الہاماً نازل کرتا ہے۔ انجیل میں بھی اس کی تصدیق ہے۔ کہ حضرت مسیح کے بعد ان کے حواریوں کے دلوں پر روح القدس نازل ہوا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ میری امت ضلالت پر جمع نہیں ہو سکتی۔"

خاکسار مرزا محمود احمد ۳ جنوری ۱۹۳۱ء

میں اسے جماعت کی اطلاع کے لئے شائع کرتا ہوں اگر کسی دوست نے مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء نہ دیکھا ہو تو پہلے اس کو پڑھ لے اور اس کے بعد حضرت صاحب کی مندرجہ بالا تحریر پڑھے تاکہ اس پر مطلب بخوبی واضح ہو جائے۔ والسلام

خاکسار برکت علی عفی اللہ عنہ امیر جماعت احمدیہ شملہ

برطانیہ میں ٹیکنیکل اور صنعتی تعلیم کا انتظام

انڈیا سٹور ڈیپارٹمنٹ لنڈن کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۲۹ء-۱۹۳۰ء میں ہندوستانی طلبا کو عملی تعلیم کے متعلق سہولتیں بہم پہنچانے کے موضوع پر حسب ذیل دلچسپ الفاظ میں تبصرہ کیا گیا ہے۔

ہندوستانی طلبا کو عملی تعلیم کے متعلق سہولتیں مہیا کرنے کا کام بدستور اطمینان بخش طریق پر جاری رہا۔ سال مذکور کے دوران میں ۱۳۲ درخواستیں موصول ہوئیں گذشتہ سال بھی اتنی ہی درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ ۷۰ طلبا کو موزوں فرموں کے پاس بھیج دیا گیا۔ بارہ درخواستیں واپس لے لی گئیں اور ایک طالب علم ٹریننگ کے ناقابل خیال کیا گیا۔ چار طلبا کی صورت میں کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور انہیں ترک کرنا پڑا۔ باقی درخواستوں کے متعلق گفت و شنید جاری ہے۔ اس ملک میں تجارت کی غیر اطمینان بخش حالت اور بیکاری میں اضافہ ہو جانے کے باعث کارخانہ داروں میں نمایاں طور پر اس بات کا خیال پیدا ہو گیا ہے کہ وہ تعلیم کے متعلق سہولتیں مہیا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور کارخانوں کو اس امر کا یقین دلانے میں دقت پیش آتی ہے۔ کہ ایسی سہولتیں بہم پہنچانے سے مقابلہ زیادہ تیز نہیں ہوگا۔ طلبا کی پیشگی رقوم ادا کرنے میں پس و پیش کرنے سے بھی ان کے ایسے کارخانوں میں داخلہ کے متعلق رکاوٹ پیش آتی ہے۔ جہاں سے وہ سب سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس موضوع کے متعلق حسب ذیل خیالات درخواست کنندگان کے لئے مفید ثابت ہونگے۔ تعلیم کے لئے درخواستیں حسب ذیل طریق پر تقسیم کی جا سکتی ہیں:-

(الف) اس ملک میں نصاب تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک سال سے لیکر تین سال تک عملی تعلیم:-

(ب) سرکاری وظیفہ خوار طالب علم کے لئے عملی تعلیم کا انتظام جسے ہندوستان میں بھی تجربہ حاصل ہو:-

(ج) ان طلبا کے لئے تعطیلات کے دوران میں عملی تعلیم جو حصول علم میں مصروف ہوں:-

(د) ان امیدواروں کے لئے خاص خاص مضامین میں غیر متعینہ میعاد کے لئے عملی تعلیم جو ابھی ہندوستان ہی میں ہوں:-

رپورٹ بابت سال ۱۹۲۸ء-۱۹۲۹ء میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ شروع شروع میں طالب علم کو کسی ایک مضمون کے متعلق خاص ٹریننگ حاصل نہیں کرنی چاہئے۔ پہلی قسم کی درخواستوں کی صورت میں طلبا کو ہمیشہ یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اسے عملی تعلیم کے باقاعدہ نصاب کا ایک وسیع معیار اختیار کرنا چاہیئے دوسری قسم کی درخواستوں کے متعلق بھی یہی مشورہ دیا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وظیفہ کی میعاد کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ تیسری قسم کی درخواستوں کے بارہ میں انجینئری کے تمام طلبا کو یہ رائے دی جاتی ہے۔ کہ وہ ٹیکنیکل انجینئرنگ میں خاص تعلیم حاصل کریں خواہ ان کا نصب العین کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ چوتھی قسم کی درخواستوں کے متعلق ہمیشہ دقت محسوس ہوتی ہے۔ بہت کم امیدوار اپنی قابلیتوں اور ضروریات کے متعلق پورے طور پر اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں۔ اور ان سے ذاتی طور پر بحث و تمحیص کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ کارخانہ دار عموماً ایسی درخواستوں کے متعلق یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ایسے طلبا کی طرف سے موصول ہوتی ہیں جو شاید مقابلہ میں شریک ہونا چاہتے ہیں چنانچہ وہ مطلوبہ اجازت دینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک طالب علم کے متعلق محکمہ مذکور کے افسروں کی طرف سے ۸۷ درخواستیں بھیجی گئیں۔ طالبعلم مذکور کو آخر میں ایک مشہور فرم کے پاس بھیج دیا گیا جہاں ایک خاص صنعت کے متعلق کام کیا جاتا ہے:-

یہ امر موجب مسرت ہے کہ کارخانہ داروں نے ایک مرتبہ پھر سرگرمی اور خواہش کے متعلق اظہار اطمینان کیا ہے جو طلبا ان مواقع سے مستفید ہونے کے متعلق رکھتے ہیں جو ان کو دیئے جاتے ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

پروفیسر گنگا سنگھ کا چیلنج منظور

پروفیسر گنگا سنگھ صاحب نے اپنے رسالہ امرت کے دسمبر کے پرچہ میں ایک مضمون کے دوران میں جناب ایڈیٹر صاحب نور کو مخاطب کرتے ہوئے یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ گورو نانک صاحب کے مردہ جلانے یا دبانے کے جواز یا عدم جواز پر مناظرہ کر لیں۔ چونکہ شیخ صاحب ترجمۂ قرآن کے اہم کام میں مصروف ہیں۔ اس لئے یہ خاکسار پروفیسر صاحب کا چیلنج منظور کرتا ہے۔ اور امید کرتا ہے۔ کہ وہ جلدی شرائط وغیرہ کا فیصلہ کر لیں گے۔ تاکہ مناظرہ ہو سکے۔ اگر انہوں نے ایک ہفتہ کے اندر جواب نہ دیا۔ تو ان کا فرار سمجھا جائیگا۔ اس کی ایک نقل بذریعہ رجسٹری پروفیسر صاحب کو بھیجی گئی ہے۔ والسلام واحد حسین گیانی شیر سنگھ مبلغ سیکھ دوہ مبلغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاقت کی بے نظیر دوا

کناری روٹس

کناری روٹس نہایت ہی بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ماہواری ایام کی درد کثرت یا قلت حیض حمل نہ ٹھہرنا۔ یا اسقاط ہو جانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار میں نہایت مفید ہے۔ تھکان دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے عہ فی شیشی علاوہ محصولڈاک تین شیشی صہ چھ شیشی عنہ ::

سرمہ نورانی

آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے بصارت کی کمزوری آنکھوں کی سرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت عہ فی تولہ ::

دلکشا سنون

دانتوں کی صفائی مسوڑوں کی مضبوطی خون کے روکنے منہ کی بدبو دانتوں کے ہلنے اور ان کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) ::

دلکشا ہیئر آئل

بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ دلکشا ہیئر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت ملائم مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت و مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ آٹھ شیشی معہ علاوہ محصولڈاک ::

دلکشا عطر

ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کیے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھولوں کے مشابہ رہے۔ ڈیڑھ روپیہ تولہ سے لے کر مبلغ (آٹھ روپے تولہ تک) ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر بھیج کر خود ہی ہمارے عطروں کا تجربہ کریں۔ فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر بھیجی جاتی ہے ::

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان**

ہماری ایجاد کے متعلق ایک معزز کی کیا رائے ہے

میں نے اپنے گھر میں سرمہ نورانی استعمال کرایا ہے۔ جو دلکشا پرفیومری کمپنی کا تیار کردہ ہے۔ آنکھوں کی درد۔ کھجلی پانی بہنا۔ وغیرہ امراض کے لئے اسے بہت مفید پایا ہے۔ احباب اسے پورے وثوق اور اطمینان سے استعمال کر سکتے ہیں ::

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول قادیان

بے روزگاری سے نجات حاصل کرنے کا

ذریعہ اس وقت یہ ہے۔ کہ آپ امریکہ کے سربند سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور کٹ پیس کی تجارت کریں۔ اب ہم نے قیمتوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یعنی مردانہ ہاف گرم کوٹ درجہ اول یکصد کوٹوں کی امریکن سربند گانٹھ کی قیمت ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ اور مردانہ اوورکوٹ پچاس عدد کی گانٹھ قیمت یکصد ستتر روپے ہے ::

مختلف قسم کے خوشنما اور عمدہ کٹ پیس کی گانٹھیں جو یہاں تیار اور بند کی جاتی ہیں۔ قیمت یکصد پچاس روپیہ پچیس فی صدی پیشگی آنے پر مال بصیغہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔ مال گاڑی کا کرایہ بذمہ کمپنی ہو گا اگر آپ پانصد روپیہ تک [illegible] روپیہ لگاویں۔ تو آپ کو منافع کے علاوہ اسی مالیت کا مال بھیج دیا جاوے گا۔ جو مال فروخت سے بچ جاوے۔ واپس لے لیا جاوے گا۔ مستعد ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۸

تار کا پتہ:۔ Vicloriousa.

خوشخبری

جن حضرات کو سائن بورڈ و شیشہ جات وغیرہ بنوانے کی ضرورت ہو تو ایک بار اس خاکسار کے یہاں سے بنوا کر دیکھیں ہمارے یہاں نہایت صفائی سے کام کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے مستحکم رنگ بھی استعمال کیا جاتا ہے [illegible] کہ جلد خراب نہیں ہوتی اور سائن بورڈ کی گارنٹی ایک سال کی ملیگی۔ جن حضرات کو ضرورت ہو بھر بانی کر کے اس پتہ پر خط و کتابت کریں یا تشریف لاویں [illegible]

شیخ محمد دین شیخ محمد قیس

بھارت پینٹنگ ہاؤس نمبر ۲۳/۱

عزرا سٹریٹ کلکتہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا اسم بامسمیٰ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت فی تولہ دو روپے — چھ ماشہ ایک روپیہ

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری آنکھیں ہم کو بے وقت دغا نہ دیں بصارت کم نہ ہو۔ کیچڑ۔ رطوبت اور چرک آلود نہ رہیں۔ تو سرمہ نور کا استعمال ابھی سے شروع کر دیں۔ ہزارہا شہادتوں نے ثابت کر دیا ہے۔ اور تجربہ آپ کو بھی واضح کر دے گا۔ کہ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ سرخی۔ ناخونہ۔ خارش۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ گوہانجنی۔ پڑبال۔ غرض کل امراض چشم کا واحد علاج ہے ::

سنیاسی ٹوٹکہ

قیمت دو روپیہ

بواسیر خونی ہو یا بادی۔ مسے خواہ کس قدر تکلیف دیتے ہوں۔ خون بہہ جاتا ہو۔ چند دنوں میں ہر قسم کی بواسیر بغیر تکلیف کے جڑھ سے دور ہو کر بفضل خدا شرطیہ دائمی نجات حاصل ہو جاتی ہے ::

ملنے کا پتہ:۔ **شفا خانہ رفیق حیات قادیان پنجاب**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

24

عورت کی خوبصورتی کا زیور

لمبے بال

نئی ایجاد — نئی ایجاد

ZORA BEAUTY.

آج مشرق و مغرب کی جو خواتین (خوبصورتی کو اپنا زیور سمجھتی ہیں) اس نئی ایجاد کیلئے بیقرار ہیں۔ جس کے استعمال سے انکی خوبصورتی کے زیور بالوں کو نہایت محیر العقول طور پر ۲ فٹ دراز کر کے انکی دلی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ بیشک استعمال کر کے پیشتر بالوں کی لمبائی ناپ کر فرق معلوم کریں۔ غلط ثابت ہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ۔ محصولڈاک ۸/ علاوہ ؛

ملنے کا پتہ:۔ ست اینڈ کو سوتر منڈی لاہور

نایاب تحفہ

جیلانی منجن مجرب عالیجناب خانصاحب حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب شمس الاطباء: ۔ناظرین ہم نے یہ منجن پبلک کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اور اس نامراد بیماری پائیوریا جو کہ انسان کو بہت سی متعدی بیماریوں کا شکار بنا دیتی ہے۔ اس کو دور کرنے کیلئے ہم نے بڑی جانفشانی اور محنت سے جیلانی منجن تیار کیا ہے۔ دانتوں کی خواہ کتنا ہی درد کیوں نہ ہو۔ اس کے ایک دفعہ ملنے سے درد کو تسکین ہو جاتی ہے۔ اور ہمیشہ درد دور ہو جاتا ہے۔ اور خصوصاً دانتوں سے خون آنا۔ اور مسوڑں سے پیپ آنا۔ اور ناسور ہو جانا۔ اور منہ بدبو آنیکا حکمی اور تیر بہدف علاج ہے۔ اگر آپ اس مہلک مرض پائیوریا سے نجات پانا چاہتے ہیں۔ تو جیلانی منجن استعمال کریں۔ جو شخص یہ ثابت کر دے کہ جیلانی منجن پائیوریا کیلئے مجرب نہیں ہے۔ اسکو مبلغ پچیس روپے نقد انعام۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ استعمال سے حق اور باطل عیاں ہو جائیگا۔ قیمت فی ڈبیہ ایکروپیہ علاوہ محصولڈاک۔ **نوٹ** ۔ یک مشت پانچ ڈبیہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ ایجنٹوں سے خاص رعایت۔ ملنے کا پتہ: **شفاخانہ جیلانی گمٹی بازار لاہور**

نیز اس دواخانہ سے ہر یونانی۔ ڈاکٹری پیٹنٹ ادویات مقابلتاً ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں ؛

غیبی فرشتہ یعنی رفیق جہاز

بڑے بڑے بیارے مت پئو۔ صرف رفیق جہاز کا ۲-رتی استعمال کیا کرو یہ جوہر خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو سمندری سفر یا غیر ملکوں کا سفر اختیار کرتے ہوں۔ ایک سچا رفیق ہے۔ کیونکہ سمندری آب و ہوا اور غیر ملکوں کی آب ہوا کے بداثر سے اور دیگر تمام قسم کی اچانک ہو جانیوالی امراض مثل قے۔ ڈاکی اور تمام قسم کے اندرونی دردوں وبد ہضمی و کمی بھوک اکی ہوں و ہیضہ و دانت درد وغیرہ وغیرہ کی شکایات سے محفوظ رکھتا ہے اور منٹوں میں آرام دیکر مریض کو حقیقی راحت بخشتا ہے۔ کم از کم بیس امراض کا تیر بہدف اور واحد علاج ہے۔ ہر گھر اور ہر شخص کے پاس اسکا ہونا ضروری ہے۔ خانگی طبیب کا کام دیتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۸/ علاوہ محصولڈاک (نوٹ) یہ نسخے کسی ایرے غیرے کے اختراع کردہ نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے خاندانی اور نامور اطبا کے مستند در پشت با پشت سے ہمارے ہاں چلے آتے ہیں۔ اور زیادہ مفید ہونیکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم مفردادویہ عام پنساریوں اور دوا فروشوں سے پرانی اور گلی سڑی لیکر استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ براہ راست ہندوستانی دواخانہ جات سے مفرد ادویہ منگواکر خود اپنے ہاتھ سے اپنے مرکبات تیار کرتے ہیں۔ اور رفاہ عام کی خاطر گرانی کا یہ بوجھ برداشت کرتے ہیں۔ یار غار عرف حب جادو کا غائبانہ۔ تمام بادی بلغمی امراض اور ہر قسم کے جوڑوں کے دردوں مثل جھولہ۔ گنٹھیا۔ نقرس۔ ریگن غرضیکہ دانت اور ٹنگ وغیرہ وغیرہ کا قلع قمع کرنے میں لاثانی ہیں۔ ان ہی کے متعلق مہاتما دھنونتری کا قول ہے۔ کہ جو نسخہ یاد چوبیس سول ؛ کے وعقدر ہے نہ ہول ؛ یہ بہترین دوائیں گھر میں رکھکر حکیموں کو کہدیجئے کہ چلتے پھرتے نظر آئیں۔ کم از کم پچیس ۲۵ امراض کا حکمی علاج ہے۔ قیمت نمبر ۱ بچھو سے زہریلے جانوروں کے کاٹے کا تو تریاق ہیں۔ آپ نے جہاں ہزاروں کھوٹے ہیں۔ ایک دفعہ انکی بھی آزمائش کیجئے ؛ **حکیم ایمانی سودا ازٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور**

تفریح طبع اور پورا منافع

اگر خواہش ہو تو ہماری سینما فلم کمپنی کا حصہ خریدیں۔ جو صرف دس روپیہ کا ہے۔ اور پانچ ماہ میں قابل ادائیگی ہے۔

قواعد طلب کریں ؛

دی نیو ایسٹرن سینو میٹو گراف کمپنی لمیٹڈ فورٹ بمبئی

محافظ اٹھرا گولیاں

گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی
قادیان ۔ پنجاب

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوا کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (۱۴/) ؛

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایکروپیہ لیا جائیگا ؛

حب مقوی اعصاب
فولادی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ دور کمر۔ عام بدن کا درد ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چہرہ کو تابناک بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں ؛

قیمت پچیس گولیاں ایکروپیہ آٹھ آنے

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۲۸ دسمبر۔ یہاں یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ کسی تجارتی حصہ میں سودیشی اشیاء فروخت کرنے والوں کے لئے سو دوکانوں کو مخصوص کر دیا جائے۔ اور یہ دوکانیں خاص کرایہ شرح کے ساتھ انہیں لوگوں کو دی جائیں۔ جو اسکا وعدہ کریں۔ کہ وہ سوائے سودیشی مال کے اور کچھ نہ فروخت کریں گے۔ ان دوکانوں کے اشتہارات قوم پرور اخبارات مفت دینگے ؛

ایوان تجارت ریاستہائے متحدہ امریکہ کی بین الاقوامی مجلس کے صدر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ چین اور ہندوستان کی انقلابی تحریکوں اور شورشوں اور روسی حکومت کی تخریبی حکمت عملیوں نے دنیا کی اقتصادی حالت کو تباہ کر دیا ہے ؛

جموں یکم جنوری۔ مہاراجہ جموں اور کشمیر کے حدود ریاست میں مندرجہ ذیل کتب کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ (۱) مہاتما گاندھی کا چرخہ (۲) گاندھی کی آندھی (۳) آزادی کا ڈنکہ (۴) کانگریس کا نگل (۵) آزاد بھارت کے گانے ؛

بمبئی یکم جنوری۔ کل لاٹھیوں اور گولیوں کے چلنے کے باعث شہر میں مکمل ہڑتال ہے۔ جملہ ہندوستانی کاروبار۔ مارکیٹ، دوکانیں کاٹن مارکیٹ۔ ایکسچینج بلڈنگ وغیرہ سب بند ہیں۔ حکومت کی طرف سے سال نو کی تواعد بھی روک دی گئی ؛

لنڈن۔ ۲ جنوری بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مزدور حکومت قدامت پسندوں اور لبرلوں سے جدید ہندوستانی دستور اساسی کے متعلق گفت و شنید کر رہی ہے۔ تاکہ گول میز کانفرنس میں برطانوی حکومت کا اصولی نقطۂ نگاہ پیش کیا جاسکے۔ معلوم ہوا ہے کہ جملہ برطانوی جماعتیں صوبجاتی خودمختاری اور مرکز میں مزید ذمہ داری کی تائید کر رہی ہیں۔ اور اس پر ان جماعتوں کا اتفاق بھی ہو گیا ہے ؛

لنڈن ۲۷ دسمبر برما کی بغاوت کے متعلق مسٹر لو بایپے بری ڈیلی گیٹ نے معاصر "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نمائندے سے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ یہ بغاوت اقتصادی امور کی بناء پر ہے۔ سیاسی وجوہات پر مبنی نہیں ہے۔ اس کی خاص وجہ چاولوں کی قیمت کی حد سے زیادہ ارزانی ہے۔ اگر برما میں چاول کی قیمت کے سوال کو ایسی طرح حل نہ کیا۔ جس طرح کہ آسٹریلیا۔ اور کینیڈا میں گندم کے نرخ کے سوال کو حل کیا گیا ہے۔ تو ابتری بہت زیادہ تشویشناک صورت اختیار کرے گی ؛

لنڈن یکم جنوری۔ آج صبح گول میز کانفرنس کی اقلیت سب کمیٹی میں ہندو مسلم مسئلہ پر مزید بحث کی گئی۔ اقلیتوں کی سب کمیٹی کے اجلاس میں سر چمن لال سیتلواڈ نے کہا۔ کہ اگر نیابت کے جملہ پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد بھی مسلمان جداگانہ نیابت کے مطالبہ پر مصر ہیں۔ تو ان کا یہ مطالبہ منظور کر لینا چاہیئے۔ صوبہ شمال مغربی سرحد کی سب کمیٹی نے صوبہ سرحد کو اصلاحات دینے کی اتفاق رائے سے حمایت کی ہے۔ حق رائے دہی کی کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ رائے دہی کے حق کی بنیادی شرائط کو توسیع دی جائے۔ اور حق رائے دہی کے متعلق ضروری سفارشات کرنے کے لئے ایک کمیشن کا تقرر کیا جائے ؛

پشاور ۳ر جنوری چارسدہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ایک "خدائی رضاکار" ایک بم لے جا رہا تھا جو یکایک پھٹ گیا۔ اور رضاکار ہلاک ہو گیا۔ ؛

حیدرآباد ۳ر جنوری حضور نظام نے بمشورہ گورنمنٹ آف انڈیا یہ طے فرمایا ہے۔ کہ ولیعہد بہادر حیدرآباد اور ان کے چھوٹے بھائی مارچ میں ولایت تشریف لے جائیں ؛

حیدرآباد ۳ر جنوری اگرچہ مہاراجہ سر کشن پرشاد کی میعاد ملازمت ختم ہو گئی تھی۔ اور ان کو علیحدہ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر حضور نظام نے براحم خسروانہ انکی مدت ملازمت میں چھ ماہ کی توسیع اور فرمائی ہے"

رہتک ۲۹ دسمبر۔ رہتک۔ حصار اور گوڑگانوں کے ضلع میں ڈاکوؤں نے اُدھم مچا رکھا ہے۔ قزاقی کی ہولناک اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ رہتک پولیس کا بیان ہے۔ کہ گذشتہ مئی سے اس وقت تک غارتگری کی چالیس وارداتیں ہو چکی ہیں۔ ۱۳ ڈاکو گرفتار ہو چکے ہیں ؛

لنڈن ۴ر جنوری۔ مولانا محمد علی صاحب اتوار کی صبح کو ساڑھے نو بجے لنڈن میں انتقال کر گئے آپ کی بیگم صاحبہ۔ بھائی۔ لڑکی اور داماد آپ کے بستر مرگ کے قریب تھے۔ ان کی نعش کو جلد ترین ہندوستان لے جانے کے لئے کل تیار کیا جائیگا۔ آپ ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے جس صبح کو آپ نے وفات پائی۔ اس سے پہلی رات بارہ بجے تک آپ ہندو اور مسلمانوں کے نام اپنی آخری اپیل پر نظر ثانی کرتے رہے۔ اس اپیل میں آپ نے ہندو مسلمانوں کو باہمی اختلافات کو دفن کر کے ہندوستانی قومیت کے لئے کام کرنے کی درخواست کی۔ شک یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس زیادتی کام کی وجہ سے خون کی نالی پھٹ جانے سے موت واقع ہوئی ہے۔ صبح کے ۵ بجے مولانا بیہوش ہو گئے۔ مولانا شوکت علی جو کرسمس کے ایام میں آئرلینڈ گئے ہوئے تھے۔ آج صبح لنڈن پہنچے۔ انہیں آخری وقت میں اپنے بھائی سے بات کرنے کا موقعہ نہ ملا۔

بمبئی ۳ر جنوری۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل صدر کانگرس اس وقت بمبئی میں زیر سماعت قیدی ہیں۔ آپ نے کانگرس کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ کہ فی الحال بمبئی شہر میں تمام قسم کے کانگرسی مظاہرے بند کر دیئے جائیں کیونکہ مظاہرہ کنندگان کا رجوع کسی حد تک تشدد کی جانب مائل ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

لکھنؤ ۵ر جنوری کل رات دو گورے سیکنڈ کلاس کے ریفرشمنٹ روم میں گھس گئے۔ جب وہ کھانا کھا چکے۔ تو انہوں نے بل کلرک کو پستول دکھا کر لوٹ لیا۔ گوروں نے پلیٹ فارم پر بھی فائر کئے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ سٹی پولیس نے حضرت گنج میں دونوں کو گرفتار کر لیا ؛

رگبی ۴ر جنوری فرانس کے مشہور جنگی لاٹ مارشل جفر سے جو کئی دن سے علیل تھے۔ کل وفات پا گئے ؛

کانپور ۴ر جنوری پرسوں شام کے ساڑھے چار بجے گاندھی روڈ کانپور پر اشوک کمار ایک بنگالی نوجوان نے دو سی آئی ڈی۔ افسروں پر جو وہاں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ فائر کر دیا۔ جو خالی گیا۔ نوجوان بھاگ گیا۔ اور اپنے مکان پر پہنچ گیا۔ افسران معہ مزید پولیس کے اس کے مکان پر پہنچے۔ دونوں طرف سے مقابلہ شروع ہو گیا۔ اور فائر ہونے لگے۔ آخر ملزم نے پستول پھینک دیا اور پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا ؛

رنگون ۴ر جنوری آج صبح چینیوں اور برہمیوں کے ہنگامہ نے نازک صورت اختیار کر لی۔ جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں۔ آج ۳۳ اشخاص مجروح اور ۶ ہلاک ہوئے ؛

رنگون ۴ر جنوری کل رات ۸۰ بلوائیوں نے چاول کے کارخانہ پر حملہ کیا۔ اور فوجی پولیس نے آتے ہی فائر شروع کر دیئے بلوائیوں نے بھی جوابی فائر کئے۔ چھ باغی ہلاک ہوئے۔ اور ایک پولیس کا سپاہی زخمی ہوا۔ ایک گاؤں میں بلوائیوں نے نمبردار کو ہلاک کر دیا اور بندوق ہمراہ لے گئے ؛

لاہور ۵ر جنوری آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یونیورسٹی ہال میں ہری کشن کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بورسٹل جیل میں سماعت کی۔ ملزم نے کہا۔ کہ میں کارروائی عدالت میں کوئی حصہ نہیں لے رہا ہوں۔ اس لئے مجھے باہر جانے کی اجازت دی جائے۔ مجھے اس مقدمہ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ آپ بیشک سماعت جاری رکھیں۔ مگر مجھے آرام کرنے کے لئے جانے دیں۔ استغاثہ کی شہادتوں کے بعد ملزم کو سشن سپرد کر دیا گیا ؛

لاہور ۳ر جنوری پولیس نے ایک نوجوان کو گورنر صاحب کے دفتر کے احاطہ میں گرفتار کیا ہے۔ جہاں وہ چکر لگا رہا تھا۔ اس کے قبضہ سے ایک ریوالور اور ایک گولی برآمد ہوئی۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے ؛

لنڈن ۳۱ر دسمبر انڈین ڈیلی میل کے نامہ نگار نے حسب ذیل تار دیا ہے:

"میں نہایت معتبر اور مستند معلومات کی بناء پر اعلان کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان کو مرکز میں ذمہ دار حکومت مل جائیگی"۔

اب یہ سوال نہیں کہ کیا ملیگا۔ بلکہ مسئلہ زیر بحث یہ ہے۔ کہ اس مجلس کی نوعیت و ترکیب کیا ہوگی۔ جس کو ذمہ دار حکومت تفویض کی جائیگی۔ سب سے زیادہ حکومت ہند کے ایک تشویش انگیز تار نے کام کیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ "گول میز کانفرنس میں ترقی پسندانہ فیصلے کیجئے ورنہ ہندوستان میں مارشل لاء نافذ کرنا پڑے گا"۔ اگرچہ رنگا رنگ کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ لیکن مجھے یقین دلایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کو مالی ــ

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)